احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے
جمعہ 3 - جون 2011ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
جمعہ 3 جون 2011ء............1432 ہجری 3 احسان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 126

نفاق سے بچنے کی دعا

حضرت ام معبدؓ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے سنا۔

ترجمہ :۔اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کردے اور میرے عمل کو ریاء سے اور زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک کر۔ بیشک تو ہی ہے جو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے چھپے بھید جانتا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الدعوات باب جامع الدعاء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تدبیر اور دعا کا باہمی رشتہ قانون قدرت کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے ایسا ہی صحیفہ فطرت کی گواہی سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے۔ جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ انسانی طبائع کسی مصیبت کے وقت جس طرح تدبیر اور علاج کی طرف مشغول ہوتی ہیں ایسا ہی طبعی جوش سے دعا اور صدقہ اور خیرات کی طرف جھک جاتی ہیں۔ اگر دنیا کی تمام قوموں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کسی **قوم کا کانشنس** اس متفق علیہا مسئلہ کے برخلاف ظاہر نہیں ہوا۔ پس یہی ایک روحانی دلیل اس بات پر ہے کہ انسان کی شریعت باطنی نے بھی قدیم سے تمام قوموں کو یہی فتویٰ دیا ہے کہ وہ دعا کو اسباب اور تدابیر سے الگ نہ کریں **بلکہ دعا کے ذریعہ سے تدابیر کو تلاش کریں**۔ غرض دعا اور تدبیر انسانی طبیعت کے دو طبعی تقاضے ہیں کہ جو قدیم سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے دو حقیقی بھائیوں کی طرح انسانی فطرت کے خادم چلے آئے ہیں۔ اور تدبیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اور جاذب کے ہے اور انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے تا اس چشمۂ لازوال سے روشنی پاکر عمدہ تدبیریں میسر آسکیں۔

ایک اور اعتراض ہے جو پیش کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ ''کوئی تقدیر معلق نہیں ہوسکتی اور کوئی الہامی پیشگوئی جو شرطی طور پر ہو خدا تعالیٰ کی عادت کے برخلاف ہے''۔ سو واضح رہے کہ یہ اعتراض بھی ایسا ہی دھوکا ہے جیسا کہ پہلا دھوکا تھا۔ انسانوں کی طبیعتیں ہمیشہ سے اس طرف مائل ہیں کہ اگر وہ قبل نزول بلا اطلاع دی جائیں کہ فلاں وقت تک بلا آنے والی ہے تو وہ دعا اور صدقہ سے رد بلا چاہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی باطنی شریعت نے نوع انسان کے صحیفہ فطرت پر یہی نقش لکھا ہے اور یہی فتویٰ دیا ہے کہ دعاؤں اور صدقات کے ساتھ بلائیں دفعہ ہوجاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی تمام قومیں طبعاً اس بات کی طرف مائل ہیں کہ کسی بلا کے نزول کے وقت یا خوف نزول کے وقت دعاؤں پر زور مارتے ہیں۔ ایک جہاز پر سوار ہونے والے جب غرق ہونے کے آثار پاتے ہیں تو کس طرح گڑگڑاتے اور روتے ہیں۔ قرآن شریف میں حضرت نوحؑ سے لے کر ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر نافرمانوں کے حق میں انذاری پیشگوئیاں ذکر فرمائی گئی ہیں وہ سب شرطی طور پر ہیں جن کے یہی معنے ہیں کہ فلاں عذاب تم پر آنے والا ہے پس اگر تم توبہ کرو اور نیک کام بجالاؤ تو وہ موقوف رکھا جائے گا۔ ورنہ تم ہلاک کئے جاؤ گے۔ ایسی پیشگوئیوں سے قرآن بھرا پڑا ہے۔

(ایام الصلح - روحانی خزائن جلد 14 ص 231)

سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہوگا

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے اعمال میں سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس بات کا محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا رب عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا۔ حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو کیا اس نے اسے مکمل طور پر ادا کیا تھا یا نامکمل چھوڑ دیا۔ پس اگر اس کی نماز مکمل ہوگئی تو اس کے نامہ اعمال میں مکمل نماز لکھی جائے گی۔ اور اگر اس نماز میں کچھ کمی رہ گئی ہوگی تو فرمایا کہ دیکھیں کیا میرے بندے نے کوئی نفلی عبادت کی ہوئی ہے پس اگر اس نے کوئی نفلی عبادت کی ہوگی تو فرمائے گا کہ میرے بندے کی فرض نماز میں جو کمی رہ گئی تھی وہ اس کے نفل سے پوری کردو۔ پھر تمام اعمال کا اسی طرح مواخذہ کیا جائے گا''۔

پس ایک احمدی کے معیار یہ ہونے چاہئیں نہ کہ یہ کہ اپنی دنیاوی ضروریات کے لئے نمازوں کو ٹال دیا جائے۔ اپنے نامہ اعمال کے بارے میں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا، کیا ہے اور کیا نہیں۔ اس لئے ایک فرض جو اللہ نے بندے کے ذمے لگایا ہے۔ اسے پورا کرنے کی کوشش ہونی چاہئے تا کہ کسی بھی قسم کے محاسبہ سے بچ کے رہے۔ اللہ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے''۔

(خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 25-26)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 619)

اقوام عالم کے عروج میں علم تاریخ کا کردار

سیدنا محمود المصلح الموعود نے 26 فروری 1919ء کو مارٹن ہسٹاریکل سوسائٹی اسلامیہ کالج کے اجلاس عام میں ہزاروں سامعین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’اقوام کی ترقی میں تاریخ سے آگاہ ہونا ایک بہت بڑا محرک ہوتا ہے اور کوئی ایسی قوم جو اپنی گزشتہ تاریخی روایات سے واقف نہ ہو کبھی ترقی کی طرف قدم نہیں مارسکتی اپنے آباء و اجداد کے حالات کی واقفیت بہت سے اعلیٰ مقاصد کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔(اسلام میں اختلافات کا آغاز صفحہ 1)

اس واضح حقیقت کے پیش نظر سیدنا حضرت مصلح موعود کے خصوصی ارشاد پر جلسہ سالانہ 1958ء پر ’’تاریخ احمدیت‘‘ کی پہلی جلد شائع کی گئی۔ تو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے حسب ذیل پُر جوش اور ولولہ انگیز نوٹ سپرد قلم فرمایا:۔

’’جلسہ سالانہ 1958ء کے موقعہ پر ادارۃ المصنفین نے تاریخ احمدیت جلد اول جیسی قیمتی کتاب شائع کرکے ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ جماعت کی تاریخ سے واقفیت حاصل کرنا ہم میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ بالخصوص نوجوان طبقہ کے لئے تو یہ بات اور بھی اہم ہے تا ان کو معلوم ہو کیسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرما کر (دین) کی زندگی کے سامان کئے۔

پس یہ کتاب ایسی ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے کہ بلکہ ہمارے سکولوں اور کالجوں میں اس کو درسی کتاب کے طور پر شامل نصاب کرنا چاہئے۔ تا کہ ہماری آئندہ نسلیں اپنی تاریخ سے واقف ہوں۔

(الفضل 29 دسمبر 1959ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی پُرجلال تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:۔

’’میں کئی سال سے جماعت کو نصیحت کر رہا ہوں کہ خدا کے لئے اپنے اپنے خاندانوں کی تاریخ کو زندہ رکھیں اور اپنے خاندانوں کی تاریخ احمدیت سے شروع کریں۔ وہ کب احمدی ہوئے پھر انہوں نے کیا کیا قربانیاں کیں، کیا کیا تکالیف اٹھائیں پھر اللہ نے ان پر کیا فضل فرمائے۔ یہ ساری سچی کہانیاں ہیں اور بڑی دلچسپ اور دردناک بھی ہیں۔ **یہ ساری باتیں یاد رکھو گے تو زندہ رہو گے ورنہ مٹی میں مل جاؤ گے۔** اگلی نسلوں کو پتہ ہی نہیں ہوگا کن کی نسلیں ہیں، کہاں کہاں سے آئے ہیں۔ ان کی کیا نیک روایات ہیں۔‘‘

اس ضمن میں حضور نے عربوں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام تک اپنے نسب نامے یاد رکھتے تھے۔ اپنے اچھے پاک ماں باپ کی باتیں یاد رکھنا اور ان کے ساتھ اپنے رشتے ملانا۔ بڑی اچھی بات ہے **آپ لوگ ان کی باتیں یاد رکھیں گے تو زندہ رہیں گے۔**

حضرت اقدس نے اس خصوصی تحریک کے بعض اثر انگیز پہلوؤں کو مزید اجاگر کرنے کے لئے شہنشاہ ہند سلطان محمود غزنوی (دور حکومت 998ء تا 1030ء) کے وفادار غلام ایاز (حاکم لاہور۔ وفات 1057ء مدفن لاہور) کی کہانی سنا کر بتایا کہ وہ کس طرح بادشاہ کا مقرب ہونے کے باوجود اپنے ماضی کو یاد رکھتا تھا اور نصیحت فرمائی کہ

’’خدا کا خوف کریں اور آپ نے احمدیت کا جو فیض پایا ہے، جن سے پایا ہے ان کی یادوں کو زندہ رکھیں تب آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ کیا تھے اور خدا نے کیا سے کیا بنا دیا‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 7 جون 1996ء صفحہ 9 کالم 2)

آسمان پر محفوظ کی جانے والی تاریخ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 25 جون 1993ء کو نارتھ کیپ قطب شمالی (ناروے) میں خطبہ جمعہ کے دوران ارشاد فرمایا:

’آج ہم بھی ایک تاریخ بنا رہے ہیں۔ اس تاریخ کی زمین والوں کی نظر میں آج کوئی بھی اہمیت نہیں قدر نہیں لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ کچھ تاریخیں ایسی ہیں جو زمین پر نہیں مگر آسمان پر محفوظ کی جاتی ہیں۔ ان تاریخوں میں سے اگر آپ دیکھیں تو بڑے بڑے انبیاء کی تاریخیں ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے ایک تاریخ بنائی اور اس زمانہ میں زمین پر جو چیزیں بھی تاریخ کی صورت میں کندہ ہوئیں ان میں موسیٰؑ کا نام آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گا۔ پھر حضرت عیسیٰؑ نے بھی ایک تاریخ بنائی اور اس زمانہ میں زمین کے بادشاہوں نے جو تاریخ اپنی کتابوں میں یا لوحوں پر رقم کی اس تاریخ میں حضرت عیسیٰؑ کا کوئی نام نشان، کوئی ذکر آپ کو نہیں ملے گا۔ پھر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے تمام زمانے کی تاریخ بنائی۔ تمام انسانیت کی تاریخ کا آغاز کیا اور اس زمانہ کے بادشاہوں کے لوح و قلم نے اس تاریخ کو بھی بالکل نظر انداز کر دیا لیکن یہ وہ تاریخیں ہیں جو آسمان پر لکھی گئیں اور یاد رکھیں کہ جو تاریخیں آسمان پر لکھی جاتی ہیں وہ ضرور زمین پر اتاری جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ زمین کی تاریخوں پر غلبہ پا جاتی ہے اور زمین کی تاریخوں کی سیاہیاں مدھم پڑنے لگتی ہیں یہاں تک کہ وہ تاریک اور مبہم ہو کر نظروں سے غائب ہونے لگتی ہیں اور دنیا کی تاریخ پر وہی تاریخ غالب آتی ہے جو آسمان پر لکھی جائے۔‘‘

نیز فرمایا

’’یہ وہ تاریخ ہے جسے ہم از سر نو رقم کر رہے ہیں لیکن حقیقت میں یہ تاریخ اس دنیا کے تاریخ دانوں کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن آسمان پر لکھی جارہی ہے۔ پس یہ چھوٹا سا قافلہ جو آج یہاں آیا ہے اس دنیا کی نظر میں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی لیکن میں خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ ایک زمانہ آئے گا جب یہ تاریخ آسمان سے زمین پر اترے گی اور ناروے کے لوگ ہی نہیں بلکہ دنیا کی دوسری قومیں بھی فخر سے ان دنوں کو یاد کریں گی کہ جب پیشگوئی کو پورا کرتے ہوئے عاجزوں کا ایک چھوٹا سا قافلہ کل یہاں پہنچا اور آج یہاں (۔) کا نام بلند کر رہا ہے۔ خدائے واحد کا نام بلند کر رہا ہے اور یہ جمعہ یہاں ادا کر رہا ہے۔ پس اصل تاریخ تو وہی ہے جس کا تعلق خدا سے ہو، جو خدا کی باتیں کرنے والی تاریخ ہو دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ آتے ہیں اور نکل جاتے ہیں اور اکثر کے نام تاریخ میں نفرت سے یاد کئے ہیں مگر جو تاریخ آسمان سے اترا کرتی ہے اس تاریخ کو ہمیشہ محبت سے یاد کیا جاتا ہے۔ پس قرآن کو دیکھیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتا ہے یا دوسرے انبیاء کا ذکر کرتا ہے جن کو ان کی قوموں نے تحقیر کی نظر سے دیکھا اور ادنیٰ اور معمولی سمجھ کر ان کو مٹانے اور صفحہ ہستی سے نابود کرنے کی کوشش کی انہی کے نام ہیں جن کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ وہ سلامتی کے ساتھ یاد کئے جائیں گے۔ ان پر سلام ہوگا۔ پہلوں پر بھی اور آخرین پر بھی۔ پس ابراہیمؑ کو جلانے کی کوشش کرنے والے آج کہاں ہیں جن کا دنیا میں کہیں عزت سے نام لیا جاتا ہو۔ اگر لیا جاتا ہے تو لعنتوں کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ ان لعنتوں کے ساتھ جو نسلاً بعد نسلٍ ان کا اتباع کرتی چلی جائیں گی اور ایک ابراہیمؑ ہیں جن کا نام ہمیشہ سلامتی کے ساتھ لیا جاتا ہے اور ایک موسیٰ علیہ السلام ہیں جن کا نام ہمیشہ سلامتی کے ساتھ لیا جاتا ہے ایک عیسیٰ علیہ السلام ہیں جن کا نام ہمیشہ سلامتی کے ساتھ لیا جاتا ہے اور سب سے آخر مگر سب سے بالا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جن پر اربہا ارب انسان نسلاً بعد نسلٍ سلام بھیجتے چلے جا رہے ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب آپؐ پر کروڑوں، اربوں، اَن گنت سلام نہ بھیجے جا رہے ہوں (۔)‘‘۔

(الفضل 7 نومبر 1993ء صفحہ 3-4)

مطالعہ تاریخ کا حقیقی مقصد

کتاب ’’سیرت خاتم النبیّین‘‘ کے شہرہ آفاق مولف حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے مبارک قلم سے:۔

’’روایات کا قومی اخلاق پر اتنا گہرا اثر ہوتا ہے کہ بعض محققین نے تو قوم کے لفظ کی تعریف ہی یہ کی ہے کہ روایات کے مجموعہ کا نام ہی قوم ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ ایک قوم کو دوسری قوم سے ممتاز کرنے والی زیادہ تر قومی روایات ہی ہوتی ہیں۔ مگر روایات کو محض قصہ کے رنگ میں نہیں لینا چاہئے بلکہ ان کی تحریکی قوت سے فائدہ اٹھانا چاہئے تا کہ گزشتہ تاریخ ہماری آئندہ عمارت کے لئے بنیاد کا کام دے سکے۔‘‘

(تحریر یکم اپریل 1939ء)

حرام۔مکروہ۔مباح

مولانا سمیع الحق کے درس ترمذی مرتب کرتے ہوئے مفتی عبدالمنعم حقانی لکھتے ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کے مطابق، جھوٹ بولنا عام حالات میں تو حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اور بعض صورتوں میں مکروہ ہے اور بعض صورتوں میں مباح ہے۔ یہاں تک کہ بعض وقت جھوٹ بولنا فرض اور واجب بن جاتا ہے۔ مثلاً علماء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی آدمی کے قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور یہ مظلوم آدمی کسی جگہ چھپ گیا ہو جو کہ آپ کو معلوم ہو اور وہ ظالم اس کے متعلق آپ سے پوچھے کہ فلاں آدمی کہاں ہے؟ تو اس موقع پر اس مظلوم کی جان بچانے کی خاطر جھوٹ بولنا واجب ہے اور تم پر لازم ہے کہ مثلاً یوں کہو کہ یہاں تو کوئی آدمی نہیں آیا، میں نے اسے نہیں دیکھا۔ وغیرہ تا کہ ظالم دوسری طرف رخ کرے اور مظلوم کی جان بچ جائے۔ اس موقع پر سچ بتا کر اس ظالم کو مظلوم کی نشاندہی کرنا قتل ناحق میں اس کے ساتھ مدد کرنا ہے اور حرام و ناجائز ہے۔ البتہ ایسے موقع پر اگر توریہ کر سکتا ہو تو توریہ کرنا بہتر ہے۔ تا کہ حتیٰ المقدور جھوٹ بولنے سے بھی بچ سکے اور اور مقصود بھی حاصل ہو اور اگر توریہ نہ کر سکتا ہو تو اس قسم کی ضرورت اور مصلحت کی خاطر صریح جھوٹ بھی درست ہے۔

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک فروری 2005ء ص 6)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام آٹھواں سالانہ امن سمپوزیم (Peace Symposium)

وزراء مملکت ،ممبران پارلیمنٹ ، سفارتی نمائندوں، مختلف مذاہب اور مکتبہ ہائے فکر کے افراد کی شمولیت

جماعت احمدیہ کی قیام امن کی کوششوں کو خراج تحسین ۔ عبدالستار ایدھی صاحب کے لئے احمدیہ پیس ایوارڈ

امن کی حقیقی بنیاد سچائی کے اظہار میں ہے۔ افسوس ہے کہ سچائی کے اعلیٰ معیار قومی اور بین الاقوامی سطح پر نظر نہیں آتے ذاتی مفادات کے حصول کے لئے سچائی اور انصاف کو بار بار قربان کیا جاتا ہے اور کیا جارہا ہے

وہ وقت آئے گا جب دنیا جماعت احمدیہ کو امن و استحکام کی روشن شمع کے طور پر شناخت کرے گی

دنیا میں قیام امن کے لئے دینی تعلیمات کی روشنی میں نہایت اہم نصائح پر مشتمل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

مکرمہ حامدہ سنوری فاروقی صاحبہ۔ لندن

20/مارچ 2011ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ نے بفضل اللہ تعالیٰ آٹھویں سالانہ امن کانفرنس (8th Annual Peace Symposium) طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں نہایت کامیابی سے منعقد کی۔ ایک ہزار سے زائد افراد نے اس کانفرنس میں شرکت کی جن میں وزراء مملکت، ممبران پارلیمنٹ ،ممبران ہاؤس آف لارڈز ، سفارتی نمائندے، اعلیٰ افسران سول و ملٹری سوسائٹی کے مختلف افراد شامل تھے۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی کئی اہم شخصیات کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی دعوت دی گئی۔

امیر صاحب کا خطاب

تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے تقریب کا آغاز ہوا۔ بعدازاں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے اپنی مختصر تقریر میں کہا کہ جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں دین حق کے خلاف غلط فہمیوں کو پُر امن طریق پر دور کرنے کی جدوجہد میں نہایت جانفشانی سے آگے بڑھ کر خدمات پیش کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین حق اپنے سچے ماننے والوں کو امن اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔

معزز مہمانوں کے خطابات

محترمہ Siobhain McDonagh جو بیت الفتوح کے حلقہ کی نمائندہ پارلیمانی ممبر ہیں اور تمام سیاسی جماعتوں کی نمائندگی میں جو پارلیمانی گروپ جماعت احمدیہ سے ناانصافیوں کے خلاف تشکیل دیا گیا ہے اس کی سربراہ ہیں ، نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وہ یقین رکھتی ہیں کہ مذاہب اور ثقافتوں میں جو مختلف نکات ملتے ہیں ان میں سے مشترک قدروں کو لے کر ہم آہنگی پیدا کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے قرآن کریم سے سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 9 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انصاف ہی دنیا کے امن کی ضمانت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ سمجھتی ہیں کہ مساوی انسانی حقوق میں مذہبی آزادی شامل ہے ۔ ہر شخص جو مذہب یا تمدن اختیار کرنا چاہے یا چھوڑنا چاہے اسے اس کی آزادی اور قانونی تحفظ ملنا چاہئے۔

ان کی تقریر کے بعد لارڈ ایرک ایوبری (Lord Eric Avebury) نے تقریر کی۔ ان کو گزشتہ سال جماعت احمدیہ کی طرف سے سب سے پہلا دیا جانے والا ’’ انعام برائے امن‘‘ ملا تھا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ دنیا میں اس وقت جو فساد پھیل رہا ہے اس کی جڑ نارواداری ہے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ کے طریق عمل میں بنیادی تبدیلیاں کرنے کی اشد ضرورت ہے اور جماعت احمدیہ اقوام متحدہ کے اصل مقاصد کے حصول کو کامیابی سے سرانجام دینے کی اہلیت رکھتی ہے۔

ان کے بعد مکرم ایڈ ڈیوی (Ed Davey MP) نے جو پارلیمانی ممبر ہیں اور Employment Relation کے وزیر مملکت بھی ہیں مختصر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کو ان تمام کاموں پر جو ساری دنیا میں قیام امن کے لئے کرنے میں مصروف ہے، خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا نصب العین ’’محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں‘‘ حقیقتاً ایک سچے جذبے کو دلوں میں موجزن کرنے والا طریق عمل ہے۔

ان کے بعد مکرم مقصود احمد صاحب (OBE) نے وزیر مملکت برائے کمیونٹیز Andrew Stunnel MP اور لوکل حکومت کی نمائندگی میں پیغام پیش کیا۔ مقصود احمد صاحب خود اس محکمہ میں اعلیٰ مشیر برائے مذہبی امور کا عہدہ رکھتے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی جماعتیں جو فلاحی کام معاشرہ میں کرتی ہیں ،حکومت ان کا خیر مقدم کرتی ہے مگر جہاں بعض گروہ دوسروں کے حقوق نظرانداز کرتے ہوئے انہیں پریشان کریں اور عوام الناس کو ان کے خلاف اُکسائیں وہاں یہ ضروری ہے کہ فوری اقدامات کے ذریعہ بے سکونی اور افراتفری کو پھیلنے سے روک دیا جائے۔ جماعت احمدیہ کے فلاحی کاموں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معاشرہ میں امن و استحکام پیدا کرنے والی تمام کوششوں کو حکومت تقویت دینا چاہتی ہے۔

ان کے بعد برطانیہ کے اٹارنی جنرل Rt.Hon. Dominic Grieve QC. MP نے تقریر کی ۔ انہوں نے کہا کہ سال گزشتہ میں دنیا نے بہت سی نارواداری کی قبیح مثالیں دیکھی ہیں جیسا کہ احمدیوں پر ظالمانہ حملوں میں دیکھا گیا اور عیسائیوں کے ساتھ بھی ظلم اور ناانصافی کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مظالم اور ان کا سدّ باب تمام دنیا کے لئے لمحہ ٔ فکریہ ہے اور ایک چیلنج پیش کرتا ہے۔

امن انعام

اٹارنی جنرل کی تقریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2010ء کا احمدیہ قیام امن کا انعام مکرم عبدالستار ایدھی صاحب کو عطا فرمایا۔ اس کا اعلان جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء کے موقع پر کردیا گیا تھا۔ اِس وقت عبدالستار ایدھی صاحب جاپان میں سونامی کی وجہ سے جو آفت آئی ہے وہاں آفت زدگان کی امداد میں مصروف ہونے کی وجہ سے اس امن کانفرنس میں شریک نہیں ہوسکے تاہم انہوں نے ایک ویڈیو ریکارڈنگ کے ذریعہ شرکت کی اور اپنی نمائندگی کے لئے اپنی فاؤنڈیشن کے یورپین شعبہ کے سربراہ مکرم طارق اعوان صاحب کو بھجوایا جنہوں نے یہ ایوارڈ جس کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ کا چیک بھی تھا حضور انور سے وصول کیا۔

مکرم عبدالستار ایدھی صاحب کے پیغام کی ریکارڈنگ کانفرنس میں سنوائی اور دکھائی گئی۔ اس پیغام میں انہوں نے کہا کہ ’’مَیں اختلافات رکھنے میں یقین نہیں رکھتا۔ میرا مذہب انسانیت ہے ۔ جو لوگ تکلیف میں میرے پاس آتے ہیں مَیں نے ان سے کبھی نہیں پوچھا کہ ان کا مذہب کیا ہے؟ مَیں صرف یہ جانتا ہوں کہ وہ انسان ہیں اور انہیں میری مدد درکار ہے‘‘۔

انہوں نے جماعت احمدیہ کے فلاحی کردار کی تعریف کی اور کہا کہ وہ اس انعام کے ملنے پر خوش ہیں اور اس کے ساتھ جو رقم ہے اسے فلاحی کاموں پر خرچ کریں گے۔ قیام امن کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ انسانیت کے ناطے ہی دنیا میں امن کا قیام ممکن ہوسکتا ہے۔ اور ہمیں تمام انسانوں سے محبت کو یکساں طور پر اپنے دلوں میں جگہ دینی چاہئے۔

مہمانوں کے اسماء

اس کانفرنس میں شریک ہونے والے بعض اہم عہدوں پر فائز مہمانوں کے اسماء درج ذیل ہیں:

* Paul Burstow MP (Sutton and Cheam) Minister of State for Care service.

* Stephan Hammond MP

(Wimbledon)

* Parliamentary Private Secretary to the Secretary of State for Communities and Local Government

* Jane Ellison MP (Battersea)

* Matthew Offord MP (Hendon)

* H.E.Mr Miguel Solano Lopez, the Embassador of Paraguay

* Lord Tariq Ahmad of Wimbledon

* Rt, Rev Bishop Paul Hendricks,

* Mr Mamba M Ngegba, the Deputy High Commissioner of Sierra Leone.

* Nezir Karabas MP- a member of Turkish Parliament.

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی گئی کہ حضورانور اس امن کانفرنس کو اپنے خطاب سے سرفراز فرمائیں۔

حضورانور کا خطاب

حضورانور کے خطاب کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ مَیں تمام معزز مہمانوں کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور برکات آپ پر نازل ہوں۔

حضور نے فرمایا: آج ہم دوبارہ ایک سال کے بعد اپنی اس سالانہ تقریب کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ یہ تقریب اب ہماری جماعت کی تقاریب کے سالانہ کیلنڈر کا حصہ بن چکی ہے۔

اس تقریب کو منعقد کرنے کا صرف ایک مقصد ہے کہ ہم اکٹھے ہوکر دوستانہ ماحول میں مل بیٹھیں اور اپنے مشترکہ مقصد کے حصول کے لئے تبادلہ خیال کریں۔ اور یہ مشترکہ مقصد ہے دنیا میں محبت، شفقت، برادرانہ تعلقات اور امن کا قیام۔

اس حقیقت کے باوجود کہ ہم احمدی اس امن کانفرنس کا انعقاد کرنے والے ہیں اور بہت سے طبقے یا فرقے ہمیں پسند نہیں کرتے پھر بھی آپ دیکھیں گے کہ ہماری اس تقریب کے شرکاء میں کافی تعداد ہمارے غیراز جماعت دوستوں کی ہے جو بڑی خوشی سے ہمارے ساتھ اس تقریب میں شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے عیسائی، یہودی، ہندو اور سکھ دوست آج بھی شامل ہیں اور اس سے پہلے بھی ان تقاریب میں شرکت کرتے رہے ہیں۔ بلکہ بعض دہریہ خیالات کے افراد بھی آکر ان تقاریب میں شریک ہوجاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک اور قومیتوں سے تعلق رکھنے والے بھی یہاں شریک ہوتے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ آج ہمارے ساتھ دس ممالک کے نمائندے شریک ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ یہ کانفرنس فوری طور پر تو دنیا کے امن کو بہتر نہیں بنا سکتی مگر بہر حال باہمی گفت وشنید سے ہم سب انسانی اقدار کے شرف کو اُجاگر کر سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے عقائد وخیالات کو سننا اور باقاعدگی سے ملاقات وگفت وشنید کرنا ایسا ذریعہ ہے جس سے آپس کے شکوک وشبہات دور ہوتے ہیں اور باہمی رواداری بڑھتی ہے۔ آپس میں روابط رکھے جائیں تو قدرتی طور پر دل ایک دوسرے کے لئے کھل جاتے ہیں اور اچھے سلوک کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ برطانیہ ان ممالک میں سے ہے جہاں مختلف قومیتوں، ثقافتوں اور مذاہب کے ماننے والے رچ بس گئے ہیں جبکہ بعض دوسرے بڑے ممالک کی نسبت برطانیہ رقبہ کے لحاظ سے ایک چھوٹا ملک ہے مگر یہاں کے باشندوں کی وسیع حوصلگی کی وجہ سے یہ ملک اپنے اندر ایک دنیا کو آباد کئے ہوئے ہے۔

حضورانور نے فرمایا میری دعا ہے کہ یہ انصاف پسندی کا خُلق ہمیشہ ان کے لئے مشعل راہ بنا رہے۔ حضورانور نے مزید فرمایا جس زمانہ میں ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت تھی بانی جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود نے برطانوی حکومت کی اس انصاف پسندی اور مذہبی آزادی کی تعریف فرمائی۔

حضورانور نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ برطانوی قوم اپنے اس قیمتی اثاثہ کو برقرار رکھے گی اور اس وقت بھی دنیا میں جو صورتحال پیدا ہوگئی ہے اس میں بھی وہ اپنی اعلیٰ اقدار کے ساتھ کارروائیاں کریں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ یہ مختلف قوموں اور شہریت کے لوگوں کو ایک جگہ جمع کرنے والی تقریب ہے جس کا مقصد ہے قیام امن کی کوششوں اور انسانوں میں باہمی محبت اور برادرانہ سلوک کے لئے جدوجہد۔ مگر ہم یہ کوششیں صرف اپنے دائرے میں ہی کر سکتے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا مَیں سچے دل سے یقین رکھتا ہوں کہ اگر ہمارے تمام معزز مہمان قیام امن کے ان مشترکہ مقاصد کو اپنے اپنے حلقوں میں پھیلائیں تو وقت کے ساتھ ساتھ یہ کاوشیں پھیل کر تمام دنیا میں قیام امن کا پیش خیمہ بن سکتی ہیں۔

حضورانور نے فرمایا جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے ہم بہت شدید خواہش رکھتے ہیں کہ دنیا میں امن قائم ہو اور دینی تعلیمات کی روشنی میں مظالم کا خاتمہ ہو۔ مگر افسوس کہ ہمیں ان مقاصد کے حصول کے لئے کوئی دنیاوی طاقت حاصل نہیں ہے۔ ہم نسبتاً ایک چھوٹی سی مذہبی جماعت ہیں جنہیں فی الوقت دنیا کی نگاہ میں کوئی حیثیت حاصل نہیں۔ اس کے باوجود ہمارے اعلیٰ مقاصد آخر کار ہمیں اس مقام پر پہنچائیں گے جہاں ہم ایک حقیقی کردار دنیا کے امن کے لئے ادا کرسکیں گے جس کی بنیاد دین حق کی حقیقی تعلیمات میں مضمر ہے۔ وہ وقت آئے گا جب دنیا دین حق کے نام کو امن اور استحکام کی روشن شمع کے طور پر شناخت کرے گی۔

حضورانور نے فرمایا دینی تعلیمات ہمیں پیغام دیتی ہیں کہ ہم ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کریں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا کہ ظالم کی مدد کس طرح کرسکتے ہیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اُس کا ہاتھ روک کر۔ ظالم یہ خیال کرتا ہے کہ وہ اپنی طاقت کے زور پر اپنے حریف پر غلبہ حاصل کرسکتا ہے۔ مگر جو لوگ مذہب پر یقین رکھتے ہیں وہ مانتے ہیں کہ دراصل تمام طاقتوں کا مالک خداوند تعالیٰ ہے اور وہ بے رحم کو ضرور سزا دے گا۔ تو یہاں یہ بات سمجھنے والی ہے کہ ظالم کی مدد کرنے سے مُراد ہے کہ اسے ظلم کرنے سے روکا جائے تاکہ وہ خدا تعالیٰ کے غضب سے بچ جائے۔

حضورانور نے فرمایا یہ فی الوقت ایک حقیقت ہے کہ ہماری جماعت اس وقت ظالم کو اس کے ظلم سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتی جس کے ذریعہ ہم ظالم اور مظلوم دونوں کے حقوق ادا کرسکیں۔ مگر ہم مستقل کوشش کرتے ہیں کہ ہم تمام قسم کی ظالمانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے آواز بلند کریں اور انصاف کی طرف لوگوں کو بلائیں، انصاف کے اصولوں کی طرف رہنمائی کریں اور اقتدار رکھنے والوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ ساتھ ہی ہم دعاؤں کے ذریعہ مظلوم کی مدد کرتے ہیں۔

اگر حکومتیں اور بااختیار ادارے بلکہ بین الاقوامی ادارے طاقت حاصل ہونے کے باوجود امن کے قیام کے لئے مثبت کردار ادا نہیں کرتے تو بالآخر ان کی طاقت بے فائدہ ہوجاتی ہے۔

حضورانور نے فرمایا اگر ہم اقوام متحدہ کا جائزہ لیں تو اس کی تاریخ میں ہمیں نظر آتا ہے کہ سوائے چند ایک موقعوں کے اقوام متحدہ نے کبھی انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ اپنا کردار صحیح طور پر ادا کرنے میں ناکام ہوئی ہے۔ اور اس ناکامی کی بنیاد میں جو عناصر ہیں وہ ہیں مادیّت، مختلف گروہ بندیاں اور مختلف حلقوں میں باہمی گٹھ جوڑ، مفاد پرستی، ذاتی دشمنی اور عناد۔ ان تمام عوامل نے انصاف کی راہ میں روکیں پیدا کردی ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ وقت آئے گا جب کثیر تعداد میں لوگ انصاف کے قیام کی تمنا کریں گے۔ کیونکہ یہ وہ بنیادی سبق ہے جو بانیٔ جماعت احمدیہ نے ہمیں عطا فرمایا ہے کہ امن کا قیام بغیر انصاف کے قیام کے ممکن نہیں اور انصاف کا قیام اس وقت تک ممکن نہیں جب تک بندے اپنے خالق حقیقی سے سچا تعلق نہ قائم کرلیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ بانی جماعت احمدیہ نے رہنمائی فرمائی ہے کہ بعض حالات میں انسانوں کے حقوق کی ادائیگی خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی سے بھی اوّلین حیثیت حاصل کرلیتی ہے۔ ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ میں ایسی بہت سی مثالیں ملتی ہیں جس میں آپؐ نے بندوں کے حقوق کی ادائیگی پہلے کی اور پھر خدا تعالیٰ کے حقوق ادا فرمائے۔ مثلاً بعض موقعوں پر نماز دیر سے ادا کی گئی اور انسانی ضروریات کو پہلے پورا کرنے کا انتظام فرمایا۔

ہم احمدی یقین رکھتے ہیں کہ اس دور میں بانی جماعت احمدیہ کو خداوند تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا ہے تاکہ دین حق کی سچی اور حقیقی تعلیمات کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں کہ:

’’وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور کیا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہوگئی ہے اس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں ان کو ظاہر کردوں‘‘۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد20 صفحہ 180)

حضورانور نے فرمایا اگر انسان اس چیز کا فہم حاصل کرلیں کہ انہیں خداوند تعالیٰ سے محبت کا رشتہ قائم کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نکتہ کو سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات وہ ہے جو اپنے بندوں سے محبت رکھتی ہے تو یہ نکات سمجھ آنے سے انسان قدرتی طور پر اپنے ذاتی معاملات سے بالاتر ہوکر دوسروں سے محبت کرنے لگے گا۔

حضورانور نے فرمایا کہ ایک اور بہت گہرا نکتہ جو یہاں حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگیں ختم ہوجائیں گی۔ یہ حقیقت ہے کہ نہ صرف مذہبی جنگیں ختم ہوجائیں گی بلکہ دنیا میں امن اور صلح کی بنیاد قائم ہوجائے گی۔

حضور نے فرمایا کہ امن کی حقیقی بنیاد سچائی میں ہے۔ ایسی سچائی جو دل کی گہرائیوں سے محسوس کی جاسکے۔

حضورانور نے فرمایا: آج کی دنیا میں مذہبی جنگیں تو دیکھنے میں نہیں آتیں مگر ایک دوسرے کے خلاف بُغض اور انتقامی کارروائیاں نظر آتی ہیں جن کا ایک دوسرے کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا

ہے ایک افسوسناک نتیجہ جو اس ہتھیاروں کے بغیر لڑی جانے والی جنگ کا دیکھنے میں آیا وہ یہ ہے کہ بعض ممالک میں اسلامی شعار کی بعض ہدایات کو جو کہ بالکل بے ضرر ہیں قانون سازی کے ذریعہ روکا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان اقدامات کے ردّعمل میں بعض مومن ایسی حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں جو دینی تعلیمات کے خلاف ہیں۔اس طرح سے دونوں طرف سے سچائی کا اظہار نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ سچائی کے اعلیٰ معیار قومی اور بین الاقوامی سطح پر نظر نہیں آتے۔مثال کے طور پر آپ مشاہدہ کریں کہ کس طرح اس وقت دنیا میں ممالک کے اندر سیاسی بحران اور کشمکش بڑھتی نظر آتی ہے۔عوام اپنے حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔اس کی مثالیں اس وقت ہمیں بعض عرب ممالک اور مشرق وسطیٰ، شمالی اور مغربی افریقہ میں نظر آ رہی ہیں جہاں اندرونی خلفشار نظر آ رہا ہے۔یہ ناسازگار حالات تمام دنیا کے امن کے لئے خطرہ ہیں۔اس وجہ سے تمام دنیا پریشانی کی حالت میں ہے۔بین الاقوامی ادارے، حکومتوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ عوام کے حقوق انہیں ملنے چاہئیں اور مطلق العنان حکام کو روکا جائے تا کہ عوام کو ان کے حقوق مل سکیں۔

مگر حقیقی استحکام کا اظہار تو یہ چاہتا ہے کہ اگر آپ عوام کی مدد کرنا چاہتے ہیں اور انہیں جابر حکمرانوں کے ظلم سے بچانا چاہتے ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ دنیا کو بدامنی سے بچایا جائے تو پھر یہ بھی ایک ضروری امر ہے کہ عوام کو ہدایت دی جائے کہ وہ خونی مار دھاڑ اور توڑ پھوڑ سے گریز کریں جس سے ملک کی معیشت اور سالمیت کو نقصان پہنچتا ہے۔مگر صورتحال یہ ہے کہ سچی اخلاقی قدریں اور دیانتداری کے اصولوں پر عمل نہیں کیا جاتا۔اس وجہ سے دیکھنے میں آتا ہے کہ دو ممالک میں جب ایک جیسی صورتحال کا سامنا ہو تو ایک میں تو بین الاقوامی طاقتیں حکومت کا ساتھ دیتی نظر آتی ہیں اور دوسری جگہ اس بہانے حکومتی اداروں پر میزائل داغے جاتے ہیں کہ ہم نے عوام کا ساتھ دینا ہے اور انہیں آزادی دلوانی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ اور میں اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کے لئے سچائی اور انصاف کو بار بار قربان کر دیا جاتا رہا ہے اور کیا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کی طاقتور قوموں کے دہرے معیار اور ذاتی مفادات کے پیش نظر فیصلے کرنے اور کمزور ممالک کے قدرتی وسائل پر دسترس حاصل کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ صورتحال ہمیں ایک عالمی جنگ کی طرف دھکیل رہی ہے۔

حضور انور نے قرآنی آیت کے حوالہ سے دوسروں کی دولت کی طرف للچائی نظروں سے دیکھنے اور اسے ہتھیانے کی مذمت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ حسد اور دشمنی اور دولت اور مادی وسائل کو لالچ کی نظر سے دیکھنے کی وجہ سے بہت سے جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں جو انتہائی خطرناک نتائج تک پہنچ جاتے ہیں۔گزشتہ عالمی جنگوں کی وجوہات کو غور سے دیکھیں تو یہی حسد تھا جو ان کی بنیاد بنا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا میں اس وقت جو خراب حالات درپیش ہیں خواہ قومی سطح پر یا بین الاقوامی سطح پر ان کی ایک ہی وجہ ہے اور وہ وجہ ہے مکمل بے انصافی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کا حل حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو اور ہر صورت میں سچائی کا ظہور ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم جو احمدی ہیں ہمارا یہ دعویٰ ہے اور جو لوگ بھی ہمیں جاننے والے ہیں جنہوں نے قریب سے ہمیں دیکھا ہے وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم نہ صرف امن کا نعرہ بلند کرتے ہیں بلکہ حقیقت میں عملی اقدامات کرتے ہیں تا کہ دنیا میں رواداری، امن اور صبر وتحمل کی مثال قائم کی جائے اور اس کے ذریعہ سے دین حق کی حقیقی تعلیم کو رائج کیا جائے اور خدا تعالیٰ کی رضا کو ہر حال میں مقدم رکھا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب بھی ہماری جماعت کو جذباتی تکالیف پہنچائی جاتی ہیں ہم صبر اور درگزر سے کام لیتے ہیں۔جب ہمارے شہری حقوق غصب کئے جاتے ہیں ہم صبر اور درگزر سے کام لیتے ہیں۔جب ہمارے مال واسباب لوٹ لئے جاتے ہیں تو ہم صبر اور درگزر سے کام لیتے ہیں۔یہاں تک کہ جب ہماری جانیں لے لی جاتی ہیں تو ہم صبر اور درگزر سے کام لیتے ہیں۔

پاکستان میں ہمیں مذہبی آزادی سے محروم کر دیا گیا ہے اس کے باوجود ہم کوئی ہنگامہ خیز کارروائی نہیں کرتے نہ نظام زندگی میں کوئی رخنہ ڈالتے ہیں۔

مئی 2010ء میں 86 احمدیوں کو اس وقت شہید کر دیا گیا جب وہ بیت الذکر میں نماز جمعہ ادا کر رہے تھے۔ہم نے اس دردناک سانحہ پر بھی صبر کیا۔

انڈونیشیا میں حال ہی میں ہمارے احمدی بھائیوں کو شدید بربریت کا نشانہ بنایا گیا اور نہایت ظالمانہ طریق پر شہید کیا گیا۔اس کے جواب میں ہم نے کوئی ہنگامی کارروائی نہیں کی نہ ہی ہم نے چھپ کر کسی پر حملہ کیا۔

ہم نے ہمیشہ دینی تعلیمات کی پیروی کی ہے۔دین حق ہمیں سکھاتا ہے کہ ملکی قوانین کو اپنے ہاتھ میں مت لو اور ملکی مفاد کو ہمیشہ مقدم رکھو اور کبھی تخریبی کارروائیاں نہ کرو کیونکہ یہ تقاضا ہے جذبہ حُبّ الوطنی کا۔

دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی رہائش پذیر ہیں چاہے ان کی قومیت کوئی بھی ہو، خواہ وہ ایشین ہوں یا افریقن، عرب ہوں یا یورپین یا امریکن ان کا ردّعمل ہمیشہ ایک ہی ہو گا۔خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے وہ ہمیشہ ہر قسم کی منفی کارروائیوں سے دُور رہتے ہیں۔اور صرف ایک یہی ذریعہ ہے جو دنیا کو تباہی سے بچائے گا اور مزید برآں یہی جذبہ دنیا کے امن واستحکام کی ضمانت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج دنیا کو شدت سے اس امر کی ضرورت ہے کہ انسان اپنے خالق حقیقی کا چہرہ پہچانے اور اس کی پیدا کردہ مخلوق کے حقوق ادا کرے۔

دنیا میں انسانوں کو صرف اپنے حقوق حاصل کرنے کی طرف توجہ نہیں ہونی چاہئے بلکہ اپنے اوپر عائد ہونے والے فرائض کا خیال بھی رکھنا چاہئے اور دوسرے انسانوں کی بھلائی کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔

یہ وہ اصول ہے جسے انفرادی طور پر ہر شخص کو اپنانا چاہئے۔ہر ملک کو اپنانا چاہئے اور بین الاقوامی سطح پر بھی اسے اپنانا چاہئے۔اس اصول کو قومی لیڈر بھی اپنائیں اور تمام بڑے ممالک بھی۔بغیر اس اصول کو عملی جامہ پہنائے جو بھی اقدام کئے جائیں گے ان کا وقتی طور پر تو کچھ اثر ہو سکتا ہے مگر وہ مستقل امن کے قیام کی ضمانت نہیں بن سکتے۔

حضور انور نے فرمایا: میری دعا ہے کہ قیام امن کی تمنا جو آپ رکھتے ہیں اور میں رکھتا ہوں وہ جلد دنیا کو نصیب ہو جائے۔

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔بعد ازاں تمام مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

دیگر معلومات

مکرم بشیر احمد صاحب اختر، جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ برطانیہ نے اس امن کانفرنس کے متعلق مختلف معلومات دیتے ہوئے بتایا کہ اس کانفرنس میں ایک ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔مہمانوں کی تعداد پانچ سو سے زائد تھی۔مستورات کے لئے بیٹھنے کا انتظام ناصر ہال میں اور مردوں کا طاہر ہال میں کیا گیا تھا۔ہر دو ہال نہایت اچھے طریق سے مزین کئے گئے تھے۔اس پیس کانفرنس کا ماٹو Challenging Intolerance تھا۔تمام انتظامات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔کارکنان نے بڑی محنت اور لگن سے خدمت سرانجام دی۔مہمانان کرام کی آمد شام پانچ بجے شروع ہو گئی تھی اور یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔مہمانوں کی خاطر تواضع مشروبات سے کی گئی۔بعدۂ معزز مہمانوں کو بیت الفتوح میں دفاتر، لائبریری، نمائش ہال ایریا اور آخر میں بیت کی زیارت کروائی گئی۔نیز جماعت احمدیہ کے تعارف پر مختصر فلم دکھائی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سات بجکر دس منٹ پر ہال میں تشریف لائے تو سب مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور کی مہمانوں سے ملاقات

حضور انور کے خطاب کے بعد تمام معزز مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا اور بہت سے مہمانوں سے حضور انور نے خود ان کے پاس جا کر انہیں ملاقات کا شرف بخشا۔مہمانوں نے حضور کے خطاب کو بہت سراہا۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پریس اور میڈیا کے افراد نے آفتاب خان لائبریری میں ملاقات کی جس میں مختلف امور خصوصاً پاکستان اور عرب ممالک کے موجودہ حالات کے بارہ میں بات ہوئی۔نیز British Armed Forces کی ایک ٹیم نے بھی حضور انور سے ملاقات کی۔

روزنامہ جنگ لندن کی خبر

روزنامہ جنگ لندن بتاریخ 28/ مارچ 2011ء نے پیس کانفرنس کے بارہ میں آرٹیکل شائع کیا جس میں حضور انور کی تقریر کا پیغام جلی الفاظ کے ساتھ دیا۔نیز انہوں نے حضور انور اور اسٹیج کی تصویر بھی دی جس میں حضور مہمانان کرام سے خطاب فرما رہے تھے۔اس کے علاوہ اخبار نیشن، یوکے ٹائمز اور اوصاف اخبار نے بھی پیس کانفرنس کے بارہ میں آرٹیکل پیش کئے۔پیس کانفرنس میں 30 کے قریب میڈیا کے نمائندگان موجود تھے۔پیس کانفرنس کے بارہ میں بہت سارے مہمانوں نے email پر اپنے اپنے تاثرات لکھ کر بھیجے۔انہوں نے حضور انور کی تقریر کو بہت اچھے الفاظ میں سراہا اور ہر سال ایسی امن کانفرنس منعقد کرنے پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کی۔

تیری یاد

ہم آئے ہیں تری بستی میں یا رب
حفاظت سے رہیں اس میں سدا ہم
تری ہی یاد میں ہم دن گزاریں
تو کر مقبول جو مانگیں دعا ہم

خواجہ عبدالمومن

مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب

محترم عبدالمنان قریشی صاحب آف نیروبی کینیا

محترم عبدالمنان قریشی صاحب آف نیروبی کینیا (مشرقی افریقہ) جو بغرض علاج لندن میں مقیم تھے، مورخہ 2 فروری 2011ء کو وہاں کے ایک ہسپتال میں مختصر بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ محترم قریشی صاحب کے والدین آج سے تقریباً 90،80 سال قبل قیام پاکستان سے بہت پہلے جہلم شہر سے کینیا (مشرقی افریقہ) گئے تھے۔ تجارت کے پیشہ سے ان کا تعلق تھا۔ اس وقت کینیا، یوگنڈا، ٹانگا نیکا اور زنجبار کے علاقہ میں برطانیہ کی حکومت تھی۔ ہندوستان سے بہت سے لوگ وہاں جا کر آباد ہوئے تھے۔ 1896ء میں حضرت مسیح موعود کے دو رفقاء منشی محمد افضل صاحب اور میاں عبداللہ صاحب یوگنڈا ریلوے میں بھرتی ہو کر کینیا کالونی کی بندرگاہ ممباسہ پہنچے تھے۔ یہ سب سے پہلے احمدی تھے جنہوں نے مشرقی افریقہ کے ساحل پر قدم رکھا تھا۔ ان کے بعد پھر کثیر تعداد میں ہندوستان سے احمدی احباب ریلوے کی ملازمت کے سلسلہ میں وہاں گئے اور اس طرح مشرقی افریقہ میں پہلی دفعہ جماعت کی داغ بیل پڑی۔

مشرقی افریقہ میں جماعت کے باقاعدہ مشن کا آغاز 1934ء میں اس وقت ہوا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا اور ہندوستان سے باہر مربیان کو بھجوانا شروع کیا۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب پہلے مربی سلسلہ تھے جنہیں مشرقی افریقہ بھجوایا گیا۔

ان سے قبل وہاں بعض احمدی احباب موجود تھے۔ ان میں کچھ ڈاکٹرز اور بعض باقاعدہ ٹرینڈ ٹیچر تھے۔ چند احباب تجارت کے پیشے سے تعلق رکھتے تھے۔ انہی میں سے ایک دوست بھائی عبدالرحمن صاحب تھے جو مکرم عبدالمنان قریشی صاحب کے والد محترم تھے جو اپنے دو بھائیوں محترم دوست محمد صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود اور بھائی شیر محمد صاحب کے ساتھ نیروبی میں اپنے کام کاج کے سلسلہ میں مقیم تھے۔ تینوں بھائی اپنے ملنے والوں میں عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے۔

مکرم عبدالمنان قریشی صاحب اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے تھے۔ ان کے دو بھائی مکرم عبدالحنان صاحب اور مکرم عبدالمومن صاحب حال کینیڈا نیروبی میں مقیم تھے۔ تیسرے بھائی مکرم فضل احمد صاحب تا حال نیروبی میں مقیم ہیں۔ مکرم عبدالمنان صاحب کو خدا تعالیٰ نے دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے خوب نوازا۔ ان کی اہلیہ مکرمہ صبیحہ بیگم صاحبہ۔ حیدرآباد دکن کے محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں اور بہت مخلص، نیک اور سلیقہ شعار خاتون ہیں۔ دونوں میاں بیوی بہت اعلیٰ اخلاق کے مالک اور حد درجہ مہمان نواز ہیں۔ مربیان سلسلہ اور ان کے افراد خانہ کے ساتھ بہت تعظیم اور پیار کا تعلق رکھتے تھے۔ خاکسار کا تعارف ان سے اس وقت ہوا جب خاکسار کی تقرری کینیا میں 1996ء میں بطور امیر و مربی انچارج ہوئی۔ اس سے قبل ان کے بھائی مکرم عبدالحنان صاحب اکثر اپنے کام کے سلسلہ میں دارالسلام، تنزانیہ آیا کرتے تھے۔ وہ جب بھی آتے ''مربی ہاؤس'' ضرور تشریف لاتے۔ مکرم عبدالمنان قریشی صاحب سے غائبانہ تعارف تو تھا ہی، پھر 1996ء میں نیروبی کینیا آنے پر یہ تعارف، مودت، ہم آہنگی اور پیار میں بدل گیا۔ اسی دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم قریشی منان صاحب کو نائب امیر اور سیکرٹری جائیداد مقرر فرما دیا۔ پھر تو قریشی صاحب کا تقریباً ہر روز مربی ہاؤس آنا جانا رہتا تھا۔ بہت نفیس طبیعت کے مالک، ہنس مکھ اور بہت غریب پرور انسان تھے۔

1988ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے پہلی مرتبہ مشرقی افریقہ کا دورہ کیا۔ خاکسار اس وقت تنزانیہ میں فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ تنزانیہ میں حضور انور نے (Kilmanjaro) ہوٹل میں قیام فرمایا تھا۔ لیکن کینیا میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم عبدالمنان قریشی صاحب کی رہائش گاہ میں قیام کو ترجیح دی۔ ان کا گھر نیروبی کے پوش علاقہ میں واقع اور بڑا وسیع اور کھلا گھر ہے۔ محترم قریشی صاحب بہت دفعہ خاکسار کے ساتھ اس بات کا فخریہ ذکر کیا کرتے تھے کہ حضور اقدس نے ہمارے گھر قیام فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور کی مہمان نوازی اور خدمت کی توفیق دی۔ ان کی بیگم صبیحہ قریشی صاحبہ بھی بہت خوش ہوتی تھیں کہ حضور نے ان کے گھر قیام فرما کر ہمارے گھر کو برکت بخشی تھی۔

اس طرح جب 2005ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشرقی افریقہ کا دورہ کیا تو کینیا میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مربی ہاؤس'' میں قیام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیا میں نیروبی کا ''مربی ہاؤس'' بہت اچھی جگہ واقع اور کھلا خوبصورت ہے۔ محترم قریشی صاحب نے حضور انور کی خدمت عالی میں گھر پر تشریف لانے اور کھانا تناول فرمانے کی درخواست کی تو ازراہ شفقت حضور مع حضرت بیگم صاحبہ و دیگر افراد قافلہ اور کچھ مہمانوں کے محترم منان صاحب کے گھر تشریف لے گئے اور رات کا کھانا تناول فرمایا۔

محترم قریشی صاحب کی ساری فیملی ان کے بیٹے عزیزم طارق منصور صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مہمان نواز اور غایت درجہ جماعتی خدمت کا جذبہ رکھنے والے ہیں۔ خاکسار کو ایک لمبا عرصہ محترم قریشی صاحب اور ان کے بھائی مکرم قریشی فضل احمد صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ بیسیوں دفعہ ان کے گھروں میں بھی آنا جانا لگا رہا۔ بہت ہی عاجزی رکھنے والے، اطاعت گزار اور مربیان سلسلہ کی عزت و احترام کرنے والا پایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری فیملی لازمی چندہ جات کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہے۔ خلافت احمدیہ سے وفا اور عشق کا تعلق تھا۔ ہمیشہ دعا کے لئے خلیفہ وقت کی خدمت میں خط لکھتے تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود سے محبت اور ان کی خدمت میں اپنا سب کچھ بھلا کر ہمہ وقت مستغرق رہنا اس خانوادہ کا طرۂ امتیاز ہے۔

محترم منان صاحب چونکہ ایک لمبا عرصہ نائب امیر اور سیکرٹری جائیداد رہے، اس لئے کینیا میں بننے والی بیوت الاحمدیہ، مربی ہاؤسز کی نگرانی ان کے سپرد تھی۔ خاکسار کے ساتھ اکثر جماعتوں کے دورہ پر جاتے۔ واقفین زندگی کی بہت عزت کرتے تھے۔ انتہائی زیرک، معاملہ فہم اور صاف گو تھے، بات کی تہہ تک پہنچ کر صحیح فیصلہ کرنے کی قوت تھی۔ چہرہ پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ لوکل افریقن احمدیوں کے ساتھ بھی بہت پیار اور شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ کسوموں جو کہ کینیا کا تیسرا بڑا شہر ہے اس علاقہ میں ایلڈورکیٹ شہر میں اپنے خاندان کی طرف سے ایک بیت الاحمدیہ تعمیر کروائی جو کہ بہت ہی خوبصورت ہے اور ایئرپورٹ کو جانے والی مین روڈ پر واقع ہے۔ اس کی نگرانی کے لئے اکثر خاکسار کے ساتھ جایا کرتے تھے۔ دوسری بیت احمدیہ اپنے خرچ پر کیسرانی کے علاقہ میں تعمیر کروائی اور اس کی نگرانی بھی بذات خود کرتے۔

محترم قریشی صاحب اپنی بیگم صبیحہ قریشی صاحبہ کی بیماری کی وجہ سے پریشان رہتے تھے۔ مجھے اکثر ان کا فون آتا رہتا تھا۔ بہت فکر کا اظہار کر کے دعا کے لئے تاکید کیا کرتے تھے۔ وفات سے دو ماہ قبل ان کا فون آیا تو اپنی بیماری کا ذکر کیا۔ ان کے بیٹے عزیزم طارق منصور سے بات ہوئی تو وہ بھی بہت فکر مند تھا کہ پہلے امی کی طبیعت بہت خراب تھی اب ابا بھی بیمار ہو گئے ہیں۔ میری ان سے پھر ایک دفعہ بات ہوئی تو اس وقت تک ان کی قوت گویائی اور بینائی بہت کمزور ہو چکی تھی۔ لیکن بات سن لیتے تھے اور تھوڑا بہت جواب دینے کی بھی کوشش کرتے تھے۔ اسی حالت میں ان کو فوری طور پر لندن علاج کے لئے لے جایا گیا۔ لیکن ایک ہفتہ بعد ہی نیروبی سے خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالعلی چیمہ کی طرف سے اطلاع ملی کہ محترم عبدالمنان قریشی صاحب، لندن میں وفات پا گئے ہیں۔ یہ خبر سن کر بہت ہی افسوس ہوا اور گزرے ادوار کی یادیں ایک ایک کر کے سامنے آتی گئیں۔

قریشی صاحب مرحوم بفضل اللہ تعالیٰ بہت مالی قربانی کرنے والے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں ازراہ شفقت ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور لندن کے احمدیہ قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ انہوں نے اپنے پیچھے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ صبیحہ بیگم صاحبہ، ایک بیٹا عزیزم طارق منصور اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل عطا کرے اور یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے، نیز اپنے بزرگوں کی نیک روایات کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محترم قریشی صاحب مرحوم، بہت خوش اخلاق، مخلص احمدی، قربانی کا جذبہ رکھنے والے، خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے، مہمان نواز، وسیع تعلقات کے حامل اور نافع الناس وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

محترم قریشی صاحب موصوف کی وفات سے جو خلاء پیدا ہوا ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے اور کئی خدام سلسلہ، جماعت کی خدمت کرنے کے لئے آگے آتے جائیں اور سلسلہ کے کام اور اس کی ترقی کا موجب ہوں۔ آمین

برازیل فٹ بال ٹیم کی جیتی گئی ٹرافی چوری ہوگئی

1966ء کے ورلڈ کپ سے قبل برازیل میں فیفا ٹرافی کی نمائش کا انعقاد کیا گیا جس میں دنیا بھر سے شائقین آئے اور ورلڈ کپ میں کھیلنے والی ٹیموں اور متعلقہ حکام کو بھی دعوت دی گئی۔ اس ایونٹ میں انتہائی رش اور برازیل میں انتظامی صلاحیتوں کے فقدان کے باعث 1962ء میں برازیل کی جیتی گئی ٹرافی کو چرا لیا گیا اور اس کے سونے کو پگھلا کر بنائے گئے سکے مارکیٹ میں فروخت کر دیئے گئے۔ یہ فٹ بال کے کسی بھی شوپیس ایونٹ کی ٹرافی کے چرائے جانے کا واحد واقعہ ہے۔ 1970ء میں جب برازیل نے ایک بار اور ٹرافی جیتی تو اس کی حفاظت کے لئے بلٹ پروف سیکیورٹی کا انتظام کیا گیا۔

(سنڈے ایکسپریس 6 جون 2010ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقاریب آمین

مکرم ملک محمد یوسف صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے نواسے فرید احمد صائم ابن مکرم عبدالباسط چیمہ صاحب نے بعمر ساڑھے چھ سال قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق پائی ہے۔ عزیزم کو قرآن پڑھانے کی سعادت مکرمہ روبینہ حنان صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ عبدالحنان صاحب کو حاصل ہوئی۔ مورخہ 29 مئی 2011ء کو بعد از نماز عصر گھر میں ہی تقریب آمین کا اہتمام کیا گیا۔ مکرم فضل احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کریم کو سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور اس کے فیض سے متمتع ہونے کی توفیق دے۔ آمین

مکرم عامر محمود گل صاحب قائد مجلس 169 مراد ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

فرحان احمد رانا ولد مکرم رانا طاہر محمود صاحب ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر نے 6 سال اور 8 ماہ میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچے کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ مورخہ 18 مارچ 2011ء کو ان کے گھر پر تقریب آمین کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم ملک سلمان یونس مجوکہ صاحب مربی سلسلہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ موصوف مکرم چوہدری ظفر اللہ صاحب صدر جماعت عارف والا کا نواسہ اور مکرم چوہدری نور حسن صاحب 166 مراد کا پوتا ہے۔

اسی طرح فاتحہ اسلام ولد مکرم ظفر اسلام صاحب 169 مراد ضلع بہاولنگر نے 7 سال اور 9 ماہ میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم ملک سلمان یونس مجوکہ مربی سلسلہ کے حصہ میں آئی۔ مورخہ 25 مارچ 2011ء کو بعد نماز جمعہ بیت الذکر میں بچی کی تقریب آمین کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مربی سلسلہ نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز دونوں بچوں کے لئے بابرکت فرمائے۔ نیز قرآن کریم کا حقیقی اور صحیح فہم عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم محی الدین احمد صاحب راجیکی ولد مکرم مولوی مصلح الدین صاحب راجیکی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچازاد بھائی مکرم عطاء النور ناصر صاحب راجیکی ولد مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 4 مئی 2011ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا عبداللہ راجیکی نام تجویز ہوا ہے اور حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک وصالح اور خادم دین بنائے اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین

ولادت

مکرم حافظ رضوان احمد صاحب کارکن وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ 22 مئی 2011ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام خاقان احمد عطا فرمایا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم رانا محمود احمد صاحب بیوت الحمد کالونی ربوہ کا پوتا اور مکرم رانا محمد ارشد خان صاحب 30 چک فین پور فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین کا خادم بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم فضل احمد ذیشان صاحب میل نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ سٹاف نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ برین ٹیومر کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ شیخ زید ہسپتال لاہور میں آپریشن متوقع ہے۔ یہ آپریشن دو مرحلوں میں ہوگا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضلوں سے میری اہلیہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے بچوں پر سلامت رکھے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم اللہ رکھا پرویز صاحب سابق کارکن الفضل حال کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری علی محمد صاحب مرحوم مورخہ 23 مئی 2011ء کو وفات پا گئیں آپ کی عمر 81 سال تھی آپ محترم مولوی احمد علی صاحب مرحوم کی بہو اور میاں کریم بخش صاحب ننگل باغباں قادیان رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں آپ کی نماز جنازہ بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی موصوفہ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں میرے علاوہ ایک بیٹی مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب جرمنی ایک بیٹا مکرم عبدالرشید خالد صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ پابند صوم و صلوٰۃ، مہمان نواز، ملنسار اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات و مراتب بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ بشریٰ سلطان صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب مرحوم طاہر آباد شرقی تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کی چھوٹی بہو مکرمہ ثمینہ شاہد صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد احمد صاحب 20 مئی 2011ء کو تقریباً 2 سال برین ٹیومر میں مبتلا رہنے کے بعد وفات پا گئیں۔ مورخہ 22 مئی 2011ء کو بعد نماز فجر مکرم ڈاکٹر اقبال خان صاحب صدر محلہ ناصر آباد جنوبی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی قبرستان عام میں تدفین کے بعد بھی مکرم صدر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ کی ایک بیٹی بعمر ساڑھے چار سال اور ایک بیٹا بعمر اڑھائی سال ہے۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ سائیکل

مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں

میرا ایگل بائیسکل فضل عمر ہسپتال کے باہر سے مورخہ 29 مئی 2011ء کو کوئی صاحب غلطی سے اٹھا کر لے گئے ہیں گزارش ہے کہ خاکسار کو واپس کر دیں۔

فون نمبر برائے رابطہ: 047-6213029

دار الصناعۃ میں داخلہ

دار الصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک۔ 2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ۔ 3۔ وڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن۔ 2۔ جنرل الیکٹریشن و بنیادی الیکٹرونکس۔ 3۔ پلمبنگ۔ 4۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن

تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

داخلہ فارم کے حصول و دیگر معلومات کے لئے دفتر دار الصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 27/52 دار العلوم وسطی ربوہ/فون نمبر 047-6211065 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز 2 جولائی 2011ء سے ہوگا۔

☆ نشستوں کی تعداد محدود ہے۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

تمام طلباء جو گزشتہ سیشنز میں کورسز مکمل کر چکے ہیں، ان کی اسناد آ چکی ہیں۔ لہٰذا ان سے گزارش ہے کہ اپنی اسناد دفتر ہذا سے صبح کے وقت حاصل کر لیں۔ (نگران دار الصناعۃ ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جچہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

شربت بادام
گرمی کے موسم میں مہمان نوازی کیلئے بہترین تحفہ، مقوی دماغ و مسکن روح
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

ملکی اخبارات میں سے

لیہ، ہیلی کاپٹر تباہ، ڈی جی رینجرز بیٹے اور دوساتھیوں سمیت جاں بحق پنجاب رینجرز کا ہیلی کاپٹر لیہ سے 50 کلو میٹر دور سلطان بکھری احمد خان کے قریب دریائے سندھ میں گر گیا جس کے نتیجہ میں ڈی جی رینجرز پنجاب اپنے بیٹے اور 2افسروں سمیت جاں بحق ہو گئے۔ ریسکیو ٹیموں اور غوطہ خوروں نے 2افراد کی نعشیں دریا سے نکال لیں جبکہ ہیلی کاپٹر کا انجن، دو پَر، ایک موبائل فون اور ایمرجنسی بیگ بھی دریا سے نکال لئے گئے ہیں۔

شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کسی کی ڈکٹیشن پر نہیں کرینگے وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ حکومت شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کیلئے کسی سے ڈکٹیشن نہیں لے گی اس سلسلے میں فیصلہ زمینی صورتحال کے جائزے کے مطابق کیا جائے گا۔ ہم کسی سے بھی ڈکٹیشن نہیں لے رہے۔ ہم دیکھیں گے کہ آیا اس آپریشن کی ضرورت ہے یا نہیں۔فوجی کارروائی مسئلے کا حل نہیں،انہوں نے اپنی حکومت کی تھری ڈی پالیسی ڈائیلاگ، ڈویلپمنٹ اور ڈیٹرنس کو پھر دہرایا اور کہا کہ اسی کے مطابق عسکریت پسندوں اور انتہا پسندوں سے ڈیل کیا جارہا ہے۔

عالمی بینک نے 21 ملین ڈالر قرضے کی منظوری دیدی عالمی بینک نے صوبہ سندھ میں بہتر روزگار کے مواقع کیلئے تربیتی پروگرام کو مضبوط کرنے میں مدد کیلئے نرم شرائط پر 2 کروڑ 10لاکھ ڈالر قرضے کی منظوری دیدی ہے۔ عالمی بینک کے اعلامیے کے مطابق یہ رقم سندھ ہنر مند ترقیاتی منصوبے کو دی جائے گی ،جس کے تحت 50ہزار افراد کو ہنر مندی کی تربیت دی جائے گی اور ان افراد کی عمر 18 سال سے 35 سال ہوگی۔ جو زیادہ تر غریب اور پسماندہ علاقوں سے شامل کئے جائیں گے۔ 53 سال میں قرضہ واپس کرنا ہوگا اوراس کی پہلی قسط 10 سال کے بعد شروع ہوگی۔

بھارت پاکستانی بارڈر کے قریب راڈار نصب کرے گا بھارت پاکستانی بارڈر کے قریب ریاست گجرات میں اندرون ملک تیار ہونے والے ریڈار نصب کرے گا۔دوسری جانب بھارتی فضائیہ نے آئی اے ایف سیشن کے نزدیک میزائل سٹاک سنٹر بنانے کیلئے سونت پور کی ضلعی انتظامیہ سے 1400 ایکڑ کے قریب اراضی مختص کرالی ہے۔ بھارتی فضائیہ حکام کے مطابق ریڈار نصب کرنے کا مقصد بھارتی فضائیہ کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے۔

آئندہ خودمختاری کے خلاف کسی بھی وار کا بھرپور جواب دیں گے وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ ملک کی خودمختاری اور سالمیت پر آئندہ کسی بھی وار کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔یکطرفہ آپریشن سے دہشت گردی کے خلاف جنگ متاثر ہوئی ، وفاق اور صوبوں کے درمیان انٹیلی جنس رابطوں کو بڑھایا جائے گا۔ خطے میں امن کیلئے اپنا ذمہ دارانہ کردار ادا کرتے رہیں گے۔

نواز شریف نے ایبٹ آباد تحقیقاتی کمیشن مسترد کردیا مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے ایبٹ آباد واقعہ کی تحقیقات کیلئے وزیر اعظم کی جانب سے تشکیل دیئے گئے کمیشن کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ نئی حکمت عملی کا اعلان جلد کریں گے۔ جی ایچ کیو اور پی این ایس مہران بیس میں دہشت گردی کی تحقیقات کیلئے بھی کمیشن قائم کیا جائے جبکہ جسٹس (ر) فخر الدین جی ابراہیم نے کمیشن کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اس میں شمولیت سے معذرت کرلی۔

پٹرول سستا کر کے بجلی 98 پیسے فی یونٹ مہنگی کردی وزارت پانی و بجلی نے بجلی کے نرخوں میں 98 پیسے فی یونٹ اضافے کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا۔ تقسیم کار کمپنیاں صارفین سے رواں ماہ 6ارب روپے اضافی وصول کریں گی۔ وزارت پانی و بجلی نے فروری اور مارچ کیلئے ماہانہ فیول ایڈجسٹمنٹ کی مد میں نوٹیفکیشنز جاری کئے۔ نیپرا نے فروری کیلئے 9 پیسے کی کمی اور مارچ کیلئے 1.1 پیسے فی یونٹ اضافے کی منظوری دی تھی۔بجلی کے نرخوں میں اضافہ رواں ماہ کے بلوں پر لاگو ہو گا۔نیپرا کی ایڈجسٹمنٹ کے باوجود نوٹیفکیشن 2 ماہ تاخیر سے جاری کیا گیا۔

پاکستان کی امداد کیلئے نئی اور مزید سخت شرائط عائد امریکہ نے امداد کیلئے پاکستان پر نئی اور مزید سخت شرائط عائد کرتے ہوئے دہشت گردوں کے خلاف حقیقی اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ بھارتی اخبار کی رپورٹ کے مطابق امریکی ایوان نمائندگان نے 650ارب ڈالر کا دفاعی پیکیج متعارف کرایا ہے جس میں پاکستان کیلئے 1.1 ارب ڈالر رکھے گئے ہیں تاہم اس میں نئی شرائط عائد کی گئی ہیں جس کے تحت اوباما انتظامیہ سے وضاحت طلب کی جائے گی کہ کیا پاکستان دہشت گردی کے خلاف حقیقی اقدامات اٹھا رہا ہے۔

زرعی انکم ٹیکس کے یکساں نفاذ کیلئے کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ وزیراعظم گیلانی کی زیر صدارت ہونے والے مشترکہ مفادات کونسل کے اجلاس میں زرعی انکم ٹیکس کے یکساں نفاذ کیلئے کمیٹی تشکیل دینے کا فیصلہ کرنے سمیت ارسا کو مالی لحاظ سے خود مختار ادارہ بنانے کیلئے پانی اور بجلی پر لیوی عائد کرنے اور سیکیورٹی اینڈ ایکسچینج کمیشن بل 2011ء کے مسودے کی متفقہ منظوری دیدی گئی ہے۔

پنجاب میں طوفانی بارش سے درخت گر گئے، فصلیں تباہ پنجاب میں ہونے والی حالیہ بارش،طوفان اور ژالہ باری کے نتیجہ میں کئی مقامات پر فصلوں کو نقصان پہنچا۔مختلف جگہوں پر 5 ہلاکتیں ہوئیں۔ بارش اور تیز ہواؤں کے باعث بڑھتی ہوئی گرمی کی شدت میں کمی ہوئی اور موسم خوشگوار ہوگیا۔

****

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

کمپیوٹر بیسک کورس
گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین
(جون تا اگست) داخلہ فارم کالج کے کمپیوٹر آفس سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
یکم جون سے کلاسز کا باقاعدہ آغاز ہوچکا ہے
(داخلہ کیلئے آخری تاریخ 10 جون 2011ء)
مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں:6214719
پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

گل احمد ، فردوس ' کلاسک لان و فینسی ریشمی ورائٹی دستیاب ھے
صاحب جی فیبرکس ربوہ
0092-47-6212310

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں
جرمن زبان کے امتحان کی تیاری،
جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں:0306-4347593

ربوہ میں طلوع وغروب 3 جون

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:12

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبد الحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب :0344-7801578

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837
Mob:03007700369

Govt.Lic#ID.541
IATA
جلسہ سالانہ U.K کی خوشی میں 31 جولائی تک
ازبکستان۔ایئرویز کی تمام پروازوں پر
خصوصی رعایت
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ریکنفرمیشن۔انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Rabwah 047-6211211,6215211
0334-6389399
Islamabad:051-2829706,2871329
0300-5105594
پروپرائیٹر: رفیع احمد

FD-10